میں بعض حضرات نے نماز میں تلاوت کردہ آیات کے ترجمہ کے بارہ میں اوقاف بورڈ کے فیصلہ پر تنقید کی) حسب ذیل وضاحت کرانی چاہی ہے جسے ہم بخوشی نقل کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اوقاف بورڈ نے صرف اس قدر فیصلہ کیا تھا کہ نماز میں تلاوت کردہ آیات شریفہ کا آسان ترجمہ نماز کے اختتام پر حاضرین کو سنا دیا جائے۔ اس کا مقصد بجز احکام خداوندی کو عوام تک پہنچانے کے کچھ بھی نہیں اور نہ ہی یہ فیصلہ مستقبل میں خدانخواستہ دین میں کسی قسم کی مداخلت کا پیش خیمہ ہے ——

پچھلے کسی شمارہ میں میٹرک کے نصاب سے خلافت راشدہ کے باب کے اخراج سے متعلق محکمہ تعلیم کے اس اقدام کے عواقب پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اب وزیر تعلیم جناب الحاج محمد علی خان صاحب کیطرف سے اس فیصلہ کے واپس لئے جانے کی اطلاع آئی ہے۔ ہم اس وضاحتی اعلان کا دلی خیر مقدم کرتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ اس غلط اور ناعاقبت اندیشانہ اقدام کے محرکات کی نقاب کشائی کرائی جائے گی۔ خلافت راشدہ جسکی عظمت وتقدیس اور تعدیل و تنزیہ قرآنی نصوص اور صریح ارشادات رسول پر مبنی ہے۔ یہ عہد سعادت اسلام کی اساس ہے۔ اور گھر کبھی بھی بنیادوں کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ ایک مسلمان ریاست کے لئے لازمی ہے کہ نہ صرف اس عہد زریں کو اپنا اسوہ بنائے بلکہ اس کے احترام وتقدیس کو چیلنج کرنے والی کسی بھی علمی، نیا یا فکری سرگرمی کا بروقت سختی سے محاسبہ بھی کرتی رہے۔

شاہ ایران کی تاجپوشی دھوم دھام اور شاہانہ طمطراق سے ہوئی۔ اور اب تک اخبارات کے صفحات ان تقریبات کی رنگینیوں اور ہزارہا ہیروں اور جواہر سے مرصع تاج وتخت کے پرچوں سے معمور ہیں۔ ایک امن پسند مخلص اور حلیف فرمانروا کی مسرتوں کا پہلا تاثر تو ظاہر ہے۔ کہ ہم سب ان کی مسرتوں میں شریک ہوں گے۔ مگر اس کے ساتھ ان تقریبات کا ایک اور پہلو بھی ہے جس سے ایک نگاہ حقیقت بین گریز نہیں کرسکتی۔ کہ تاریخ جدید ہو یا قدیم اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ وہ اگر چاہے تو بیسویں صدی کو بھی دو ہزار سال پیچھے کیطرف لوٹا دے۔ اسکی گرفت اتنی سنگین ہے۔ کہ بیسویں صدی (جو جمہوریت اور سلطانی جمہور کا دور کہلاتا ہے۔) میں کیقباد اور کیخسرو، کسروان فارس یا سلطنت روما کی الف لیلوی داستانیں دہرا سکتی ہے۔ عہد جدید کا "متمدن" انسان خواہ قدامت بیزار